عبدالرحمٰن انجم

سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ

عاشقِ قرآن تھا سید عطاء اللہ شاہ
کیا عظیم انسان تھا سید عطاء اللہ شاہ
جھوم اُٹھتی تھیں فضائیں اُس قرأت کے طفیل
کیسا خوش الحان تھا سید عطاء اللہ شاہ
خوب سیرت ، خوبصورت سی اداؤں کے سبب
محفلوں کی جان تھا سید عطاء اللہ شاہ
جس سے لرزاں تھے فرنگی راج کے دیوار و در
حق کا طوفان تھا سید عطاء اللہ شاہ
حرفِ حق کہتا تھا سینہ تان کر ڈنکے کی چوٹ
خوف سے انجان تھا سید عطاء اللہ شاہ
فتنۂ مرزائیت کے واسطے شام و سحر
موت کا سامان تھا سید عطاء اللہ شاہ
غاصبوں کی ، جابروں کی حکمرانی کے خلاف
جنگ کا اعلان تھا سید عطاء اللہ شاہ
عالم اسلام کا تھا اک خطیب بے مثال
اپنی خود پہچان تھا سید عطاء اللہ شاہ
جس سے ہوتی تھیں فرنگی راج کی نیندیں حرام
ایسا اک عنوان تھا سید عطاء اللہ شاہ
وقت کا درویشِ کامل ، مجھ کو انجمؔ ہے یقیں
صاحبِ عرفان تھا سید عطاء اللہ شاہ

عتبان محمد چوہان

غزل

آنکھوں سے تیری یاد میں بہتا لہو نہیں
ہر چند زخمِ قلب کو چاہِ رفو نہیں
تب سے متاعِ دل کے بھی لٹنے کا ڈر کہاں
جب سے مرے رفیق مرے سنگ تو نہیں
گر دیکھنا کسی نے ہو طبعی وجودِ ظلم
قاتل کو میرے دیکھ لے ، گو ہو بہو نہیں
ظلمت ترے عمل ہی کی زلفوں سے ہے عیاں
رخسار پر بھی نور کی کوئی نمو نہیں
اب جو کسی نے پوچھ لیا کیا بتاؤ گے؟
کیا ان لبوں کی سرخی میں میرا لہو نہیں؟
اٹھتا ہے دل کے جلنے سے دھواں سا اُس طرف
پھیلے گی ایسی بات بھلا کو بہ کو نہیں؟
ناکام حسرتوں ہی نے سونے نہیں دیا
اس پر بھی اس کو حق کی کوئی جستجو نہیں
شاید فروغ عشق کی خاطر ہے میرا دل
وحشت کو اور کوئی بھی جائے نمو نہیں
عتباںؔ تیری بے خودی کی دھوم ہے بہت
حالانکہ تیری بزم میں جام و سبو نہیں